

حضور سید عالم ﷺ کے

اوصافِ جمیلہ کا

محبِ موعہ

اولیاءِ علیؑ مصطفیٰ

علیؑ رضی اللہ عنہ

مشیر



مولانا شاہ نقی علی خان ربیوی

مشیر برادرزادہ اژدہ بازار لاہور

مَنْوَرِیٰہِ الْمَصْلِی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰم کے اوصافِ جمیلہ کمالاتِ حلیلہ

انوارِ جمالِ مصطفیٰ علیہ السلام

امامِ متکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیرِ اہلِ کاز ○ اردو بازار لاہور

۱۶	کتاب	از درجہ عالی
۱۷	موضوع	سیرت علی
۱۸	محقق	عنایت اللہ لکھنوی صاحب
۱۹	تعداد	پانچ سو (۵۰۰)
۲۰	ناشر	طیبر حسین
۲۱	مطبع	محمد شکر پور لکھنوی
۲۲	قیمت	دو روپے

عبادت میں مشغول ہیں کمال انسان کا معرفت و محبت میں ہے **ف** ولا تنسوا الفضل بینکم مرید طالب کرامت ہوتا ہے اور کمال طالب مکرم شیخ لقمان سرخسی رحمۃ اللہ علیہ راگ سنتے تھے اہل مجلس سے ایک شخص اڑ کر درخت پر جا بیٹھا اور آپ سے کہا اے لقمان رحمۃ اللہ علیہ تم بھی آؤ کہ ہم تم اڑ کر سیر کو چلیں فرمایا ہم دونوں جہان میں نہیں سما سکتے کہاں چلیں امام شبلی فرماتے ہیں کہ جسکی ہمت دنیا و آخرت سے پاک ہو اسے ہماری مجلس میں آنا حرام ہے خواجہ رستم فرماتے ہیں کہ اگر خلعت ابراہیم اور مناجات موسیٰ اور روحانیت عیسیٰ تجھ کو دیں قناعت نہ کر کہ ابھی بہت کام کرنے ہیں شیخ الشیوخ امام الطریقۃ والحقیقۃ عوارف المعارف میں لکھتے ہیں کہ کشف کرامت شرط ولایت نہیں ولایت قرب الہی کو کہتے ہیں پس تفاضل اولیا میں باعتبار قرب کے ہے نہ کشف کرامت کے آئے عزیز کشف کرامت بھی عقبات راہ سے ہے اکثر سالک اس گھائی میں ہلاک ہوتے ہیں بعضے تو تھوڑی سی بات پر نازاں ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اور دولت ابدی سے محروم رہتے ہیں اور بعضے کہ بہ نسبت اُن کے ہمت عالی رکھتے ہیں جو وقت انہیں نظر آتے ہیں اور اسرار اُن کے مونہ سے نکلنے لگتے ہیں لوگ اُن کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہوتے ہیں اور دوست و دشمن اُن کے معقد ہو جاتے ہیں اُس وقت وہ بھی غرور و پنداشت میں مبتلا ہوتے ہیں اور اپنے تئیں کامل سمجھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ حجاب نور کا حجاب ظلمت سے سخت تر ہے انتہا کام کی عشق پر ہے اور عشق خود نہایت نہیں رکھتا عشق مارا کے شود غایت پدید حسن جانان چوں ندر غلیتے پس انسان کو کسی جگہ توقف کرنا اور اپنے کمال پر نازاں ہونا بڑی کم ہمتی اور نری پست فطرتی ہے ہر مرتبہ پر ایک مرتبہ ہے مراتب صعود و نزول پر نظر کرے تا کسی مرتبہ کو مرتبہ انتہا اور کسی مقام پر توقف روانہ سمجھے جانا چاہئے کہ مرید کو اتنا ریس میں تین حال پیش آتے ہیں سلوک و قوف رجوع سلوک کے چھ مرتبے ہیں

مراتب سلوک

پہلا مرتبہ علم مصرع کہ بے علم نتواں خدا را شناخت مثنیٰ کہتے ہیں جس قدر علم زیادہ اسی قدر طلب ارادت زیادہ اور جس قدر طلب ارادت زیادہ اسی قدر سلوک زیادہ اور جس قدر سلوک زیادہ اسی قدر رسانی زیادہ مدار کا علم پر ہے اگرچہ ہر دولت و نعمت و ثوابیہ ہے اول پیغمبروں کو عنایت ہوتی ہے اُن کا پس خوردہ اوروں کو بھی بسبب اُن کے اتباع اور اطاعت کے ملتا ہے ولا ارض من کاس الکرام نصیب۔ مگر علم کو اُن سے علاوہ زیادہ ہے کمال انجمنی صاحب المطریقہ مرتبہ علم کو صورت شریعت اور نماز اور روزہ اور جو افعال اور اعمال کہ اس مرتبہ میں واقع ہوتے ہیں اُن کو صورت اعمال کہتے ہیں اس وقت نفس امارہ سرکشی و طغیانی و نافرمانی و کفران پر مصر رہتا ہے مگر پروردگار تعالیٰ اپنی رحمت سے اُس اذعان کی تکلیف نہیں دیتا صرف تصدیق دل کو قبول فرما کر ایمان ناقص پر اجر کامل یعنی بہشت اور اُسکی نعمتوں کا وعدہ فرماتا ہے جب مرید احکام شریعت پر موانعت اور اس کے حدود کی محافظت کرتا ہے استعداد طریقت کی اُسکو حاصل ہوتی ہے اور ولایت عامہ کہ مفاد **ف** اللہ ولی الذین امنوا ہے عنایت الہی ہات آتی ہے **دوسرا مرتبہ اتباع** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں اور تہذیب اخلاق اور دفع رذائل امر من باطنہ اور علل قلبیہ کہ متعلق بمقام طریقت ہے گردش اسی مقام میں ہوتی ہے اولاً تعفیہ و تزکیہ و تخلیہ نفس کا رذائل سے بعد اُس کے تجلیہ اُس کا فضائل سے عمل میں آتا ہے اُس مرتبہ میں جو اس سے کام کم پڑتا ہے کھانا پینا دیکھنا بولنا کم ہو جاتا ہے اور نفس کو ایک طرح کا اطمینان حاصل ہوتا ہے اور کرامت جبلی اور شرارت خلقی سے باز آتا ہے اس وقت آدمی اپنے مولیٰ کے حکم پر راضی اور شاکر ہو جاتا ہے اور کمر جد و جہد پر باندھتا ہے اور روش پر قائم ہو کر بے تعلقی اور تنہائی کہ طبع انسانی پر ناگوار ہے اختیار کرتا ہے اور ماسویٰ سے انقطاع کر کے وحدت خہود میں مستغرق رہتا ہے تمام جہان سے صلح کرتا ہے اور سب کو مرایا

جال مطلق کا جانتا ہے ایک ہی کو دیکھتا ہے اور ایک ہی سمجھتا ہے **تیسرا مرتبہ** اتباع ذوق و حال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 مسمیٰ بمقام مجذوب سالک مقام سالک مجذوب مشہور بولایت خاصہ ہے اُسکو مقام بقا اور اسلام طریقت اور حقیقت سے بھی قہر
 کوئے ہیں انوار اور اسرار اس مقام میں اچھی طرح منکشف ہوتے ہیں اور حقیقت اشیا بلکہ فنا و بقا کی کما مبعی معلوم ہوتی ہے اور
 ذوق و شوق و رضا و رغبت احکام شرع کی حاصل ہوتی ہے اور نفس کو بالکل اطمینان ہو جاتا ہے اور عالم ملکوت سے مشابہت کاملہ
 پیدا ہوتی ہے کھانے پینے سونے جانے کی طرف اصلاً احتیاج نہیں رہتی تسبیح و تہلیل و رکوع و سجود کہ غذائے روح ہے تقویت جسم کیلئے
 بھی کفایت کرتی ہے گویا اسوقت جسم روح کے حکم میں ہو جاتا ہے اور جہاد بالقالب ختم ہوتا ہے یہ مقام مقام فنائے فضل ہے کہ متمم اُس کے
 ابراہیم علیہ السلام اور کمال اُس کے سید رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں متعلق نفی ممکنات اور متعلق اثبات ذات وہ مرتبہ علم الیقین ہے یہ مقام
 عین الیقین **چوتھا مرتبہ** حقیقت شریعت ہے مقام علم را سخین اور احباب یمن کا ہے کہ صاحب تاویل متشابہات اور
 واقف اسرار حروف مقطعات ہیں اُس مقام میں حقیقت اسلام اور بندگی کی حاصل ہوتی ہے یہ مرتبہ ورثہ انبیاء ہے اور طریقت و
 حقیقت اس مرتبہ کی تحصیل کیلئے وسیلہ میں جیسے وضو شرط صحت نماز اور اُس کا وسیلہ ہے طریقت سے نجاست حقیقیہ اور حقیقت سے
 نجاست حکمیہ باطن کی نازل ہوتی ہے بعد طہارت کاملہ کے قابلیت اُس نماز کی کہ معراج مومنین اور ستون دین ہے حاصل ہوتی ہے
 بلکہ حقیقت روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور تمام عبادات کی اسی وقت ہات آتی ہے اور محبت و شوق و ذوق دل میں پیدا ہوتے ہیں
 اسوقت روح سے کام پڑتا ہے اور فضائے عالم جبروت میں گزر ہوتا ہے جب انوار اُس عالم کے بواسطہ روح دل پر طاری ہوتے
 ہیں شوق اور ذوق اور محبت دل میں ساری ہوتے ہیں اور مقام تکمیل و ارشاد حاصل ہوتا ہے **پانچواں مرتبہ** اتباع کمالات محبت
 سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کہ علم و عمل سے ورا اور محض فضل پر موقوف ہے یہ مرتبہ پانچ درجوں کو متضمن ہے محبت محبوبیت
 حب رضا مقام جمیع معینوں مراتب مقدمہ کل ہے اور مرتبہ رضا اُس سے بھی بالا ہے اسوقت انسان کو علت اولیٰ کیساتھ مشابہت پیدا
 ہوتی ہے نہ جانے کا غم نہ آنے کی خوشی نہ ماضی و مستقبل سے کچھ غرض نہ کسی حال سے خوف و فزع نہ کسی شے کی خواہش نہ طلب کسی
 چیز میں حفظ نہ حصہ نہ کسی بات کی حاجت نہ ضرورت نہ کسی کی طرف التفات نہ کدورت اُسوقت آدمی کو فیض و سعادت کاملہ ہاتھ آتی ہے
 اور افعال اور اقوال اُسکے خیر محض ہو جاتے ہیں اور دواعی نفس مانند بہیمیہ غضبیہ طباع بدنہ کے بیکار اور وہم و تخیل مغلوب ہوتے
 ہیں اور عقل الہی کہ منشا و صدور افعال الہیہ مطلوب نفسہا کی ہے غالب آتی ہے اور اقصیٰ مراتب خیرات پہنچتا ہے اور سابقین بالخیرات
 اور مقربین حضرت عزت میں داخل ہوتا ہے اور اشتیاق صحبت ارواح و ملائکہ کا اُسے انکی جماعت میں پہنچا تا ہے اور بقدر استعداد و
 شوق و ہمت و ارادت کے اُن سے مستفیض ہوتا ہے **چھٹا مرتبہ** اتباع کمالات محبوبیت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ مقام
 مرتبہ رضا سے برتر ہے کیفیت اُسکی ادراک عقل سے ورا ہے سو اُس جناب کے کوئی پیغمبر اور فرشتہ اس مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا
 لی مع اللہ وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اسی مقام کی تخصیص کی طرف اشارہ ہے یہ مقام کسبے
 حاصل نہیں ہوتا بلکہ دار اسکا محبت پر ہے کہ فضل و کرم سے بھی برتر ہے البتہ بطفیل و توسل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض
 اولیاء امت کو بھی اس خوان نعمت سے ایک توشہ اور اس خرمین دولت سے ایک خوشہ عنایت ہوا ہے وہ درقا فکہ اوست
 دائم نر محمد + ایس بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم - اللهم ارزقنا حبک وحب من یحبک وحب ما یقریبنا الی حبک

واجبنا بحاجہ حبیبک المصطفیٰ واجعل جلت الینا احب من الآخرۃ والاولیٰ ووفقنا لما تحب توخنی یہ چہ مرتبہ مقامات سلوک عروج کے ہیں پھر وقوف ہوتا ہے اور سالک بعض ان مراتب و مقامات سے جو بمقتضائے ہمت اُس کے لئے مقدر ہیں اپنے قبضہ میں کرتا ہے پھر مقام ہفتم جسے نزول و مہبوط و رجوع سے تعبیر کرتے ہیں اور جمیع درجات سابقہ کو جامع اور بمنزلہ آن کے کل کے ہے حاصل ہوتا ہے دائرہ طور عکس اسم و صفت کا کہ سیر فی اللہ سے مربوط ہے اس مقام میں تمام ہوتا ہے اور حقیقت ہر شے کی کما حقہ معلوم ہوتی ہے عاصدین اکبر اللہم ادرنا الحق حقاً و ادرقنا اتباعہ و ادرنا الباطل باطلا و ادرقنا اجتنابہ میں اسی مقام کی درخواست ہے یہ مقام لاہوت ہے معاملات سابقہ اس جگہ کچھ اعتبار نہیں رکھتے اور اس مقام میں روح سے بھی کچھ کام نہیں رہتا یہ حقیقت کی حقیقت ہے اور حقیقت سابقہ اسکی صورت حقیقت جسکی صورت اور ولایت جس کا مقدمہ ہوا اسکی حقیقت کس طرح سمجھ میں آوے۔ قیاس کن رنگستان من بہار مرزا۔ بعد طے ان مقامات کے بندہ میں قابلیت اس امر کی پیدا ہوتی ہے کہ محبوب بلا شائبہ خللیت و توہم حالیت و محلیت اُس پر ظہور فرماوے اور بسبب اس کے کہ ذات و صفات میں انفکاک محال ہے بالضرور ظہور محبوب کا صفات کیساتھ ہوتا ہے اور دو قوس ایک قوس صفات کا اور دوسرا ذات کا مشہود ہوتے ہیں اسے مقام قاب قوسین کہتے ہیں لیکن جب علاقہ ذات سے زیادہ ہو جاتا ہے اور محبت انتہا کو پہنچتی ہے اُس وقت ذات محبوب اسماء و صفات و فیوض و اعتبارات سے مجرد و معر نظر آتی ہے یہ مرتبہ اَوْدائی ہے اور یہ دونوں مقام مخصوص بسرور انبیاء ہیں اس مقام پر توحید حقیقی اور فنا کلی کہ بقا سے بمراتب بالا ہے حاصل ہوتی ہے اور معرفت کامل کوئی مقام اس سے بڑھ کر بندہ کے حق میں متصور نہیں اور ادام بشریہ بلکہ عقول ملکئہ کو گرد اس محل کی گزر نہیں الغرض مراتب سلوک ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔

کو ہلاتی ہے جو چیز اس کے بدن سے نکلتی ہے سوز باطن پر گواہی دیتی ہے۔ حدیث سینہ سوز انہماک بستی روئے + پیرس کا تشریح
دوسرا آیت از دہانم۔ خواجہ عنید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک بار خواجہ سرسی سقلی رحمۃ اللہ علیہ جہاڑ ہوئے میں قارورہ انکا ایک نگرانی طبیب کے
پاس لیگیا اس نے دیکھتے ہی کہا کہ یہ بیمار مرض عشق میں گرفتار ہے اس بات کو سکر میں بیہوش ہو گیا جب حضرت پاس آیا حال عرض کیا فرمایا
قاتلہ اللہ کیا خوبہ شخص ہے اسے عزت ادنیٰ اثر آتش دوزخ کا جسے لو کہتے ہیں دنیا میں پہنچتا ہے اثر آتش محبت کا کہ ہر تائب آتش
دوزخ سے زیادہ حرارت رکھتی ہے کس طرح ظاہر ہو گا۔ فنی فواد المحب نادر ہوی + احوار جہنم ابر دھا۔ اسے عزیز آگ
دوزخ کی بدن کو اور آگ محبت کی جان کو جلاتی ہے اگر دوزخ محبت کا پہاڑ پر پڑے جل کر راکھ ہو جاوے عار ب بھی اگر چہ سوز گداز رکھتا
ہے مگر آگ محبت کی اور ہے المعرفة نادر المحبة نادر۔ جگر عاشق کا ہر وقت اس آگ پر کباب اور دل اس کا بیقراری سے
رشتک سیاب رہتا ہے شیخ عربی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اگر میں تصنیف میں مشغول نہ ہوتا غلبہ حال سے جل جاتا دوسری علامت
اتباع شریعت کہ جو شخص کسی کو حاسنہ اس کے حکم کی تعمیل واجب سمجھتا ہے جس قدر محبت زیادہ اسی قدر طاعت زیادہ جو بالکل طاعت نہیں
کرتا ہے محبت اصلا بہرہ نہیں رکھتا ہے اور جو بعض امور میں نافرمانی اور بعض میں فرمانبرداری کرتا ہے وہ بھی کمال محبت کے بہرہ ہے بندہ کمال
ہے کہ فرمانبرداری خدا و رسول کی ہر کام اور ہر حال میں اختیار کرے اور بے اجازت شرع کسی وقت قدم نہ اٹھائے امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ
شرح السنہ میں اور امام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نو دی کتاب الحجۃ میں مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک خواہش
اسکی میری شریعت کے تابع نہ ہو جاوے اس وقت پر آشوب میں بعض صوفیان خامکار اور متصوفان مکار احکام فقہاء اور اقوال علماء کو
نفوا اور نصوص کتابی سنت کو اہل ظاہر کے واسطے مخصوص سمجھتے ہیں یہ لوگ طریقت و حقیقت اور رہ رسم محبت کے اصل آگاہی نہیں رکھتے
مکتوبات اور ملفوظات بزرگوں کے بنظر سرسری دیکھ کر صاحب سبب در حال و قال پر آمادہ ہو بیٹھے اسی طرح بعض ظاہرین گستاخ
صوفیہ کرام اور اولیاء عظام کے اقوال و افعال کو اپنے وہم و خیال سے خلاف شریعت سمجھ کر ان حضرات کو باطنیہ اور طاحدہ اور زنادقہ کہنے
لگے نعوذ باللہ من طوفی الافراط والتفریط انہ علی کل شیء قدیر و بکل شیء محیط طریق مستقیم یہ ہے کہ شریعت کو حیوۃ
ابدی کا سبب ہے بجا اسکا قول و فعل میں واجب سمجھے اور بزرگوں کی جناب میں نیک اعتقاد رکھے اگر کوئی قول یا فعل انکا کتاب سنت
کے خلاف پائے اول تحقیق کرے کہ لوگوں نے اکثر قصے سنا دیئے ہیں پھر اگر تاویل ہو سکے کرے
ورنہ غلبہ سکرو حال اور استیلائے ذوق و شوق پر حمل کرے کہ نیت انکی بخیر ہے اور قصہ انکا صحیح اگر بسبب سبب تسمیلائے محبت و غلبہ شوق و
مبالغہ نفس و قطع اسباب اعراض از ماسویٰ کے کبھی کوئی امر خلاف شرع ان سے ظہور میں آوے نہ بقصد خلاف و عیان
و غلبہ جبل و ہوائے نفس کے تو وہ معصیت نہیں ہے محض ابتدائی سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس وقت اکثر احوال میں سکرو جذب غالب رہتا
ہے اور بیہوش سے مواخذہ نہیں مگر بیہوشی انکی ان باتوں میں نہ کرے اور ان امور کو خط سمجھے لیکن انھیں غافل نہ کہے
اے کہ اگر کشمکش قیل و قال + نیستت حالت ارباب کمال + نشیدہ زکساں بحر خبرے + بیچ نایافتہ در خود اثرے + قابل کار
نہ معذوری + یا خود از کوشش آں بس دوری + باش کیس ماہ گزارے دگراست + ہر کے قابل کارے دگراست +
لیکن اندر پے انکار مرد + از جہاں منکراں کار مرد + بنگر حالت در دیشاں را + کوشش و شورش ایشاں را + کہ دریں
رہ چہ طلبا دارند + زیں طلبا چہ تیہا دارند + زیں طلب گر نہ خدا یافتہ اند + اس ہمہ بہرہ پشافتہ اند + در غلبہ اس ہمہ